سوال

میرے اور بیوی کے مابین طلاق ہوگئی ہے اور میرے چاربچے ہیں ایک بیٹا آٹھ برس کا اور ایک بیٹی ساڑھے چار برس اور ایک تین برس کی اور ایک دودھ پیتا بچہ جس کی عمر نوماہ ہے، ان کے خرچ کی مقدار کیا ہے، علم میں رہے کہ ماں پیسے والی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

علماء کا اتفاق ہے کہ بچوں کا خرچ والد کے ذمہ ہے، چاہے وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے یا اسے طلاق دے دے، اور چاہے بیوی فقیر ہو یا مالدار ماں پر واجب نہیں کہ باپ کی موجودگی میں اولاد پر خرچ کرتی پھرے

اور جس عورت کو طلاق رجعی ہو عدت کی مدت میں اس کا خرچ اور رہائش اس کے خاوند کے ذمہ واجب ہے، اور جب عدت ختم ہو جائے اور بیوی حاملہ نہ ہو تو خاوند پر واجب نہیں

اور جب مطلقہ عورت بچوں کی پرورش کرتی ہو تو ان بچوں کا نان و نفقہ ان کے والد پر ہوگا، اور بچے کی پرورش کرنے والی کو حق حاصل ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت طلب کر سکتی ہے

اور اولاد کا خرچ ان کی رہائش اور کھانا پینا، اور لباس اور تعلیم اور ہر وہ چیز جس کی انہیں ضرورت ہو ان اشیاء کو شامل ہوگا، اور اس کی مقدار کا اندازہ بہتر طریقہ سے لگایا جائیگا، اور اس میں خاوند کی حالت کا خیال رکھا جائیگا

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تعالی تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا الطلاق (7).

یہ چیز ایک علاقے اور شہر و ملک کے اعتبار سے مختلف ہوگی، اور اشخاص کے اعتبار سے بھی مختلف

لہذا اگر خاوند غنی و مالدار ہو تو اس کی مالداری کے مطابق، یا پھر وہ فقیر ہو یا متوسط طبقہ سے تعلق رکھتا ہو تو بھی اس کی حالت کے مطابق ہوگا، اور اگر ماں اور باپ کسی معین مقدار پر متفق ہو جائیں چاہے قلیل ہو یا کثیر تو بھی معاملہ ان پر ہے، لیکن تنازع و اختلاف کے وقت فیصلہ قاضی کریگا

دوم :

طلاق شدہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرے، اس میں علماء کا اتفاق ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بچے کی رضاعت کا خرچ باپ اور دادا کے ذمہ ہے، اور انہیں حق حاصل نہیں کہ وہ طلاق شدہ والدہ کو دودھ پلانے پر مجبور کریں، ہمیں اس میں اختلاف کا کوئی علم نہیں" انتہی

دیکھیں: المغنی (430/11).

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں:

"اگر ماں اسے اجرت پر دودھ پلانے کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہے، چاہے والد کو کوئی مفت دودھ پلانے والی مل جائے یا نہ ملے"

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (431/11).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رضاعت کی اجرت حاصل کرنا ماں کا حق ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دے دو. انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (347/3).

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

89708